السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

بیرون ملک سفر کرتے ہوئے کیا میرے لیے جائز ہے کہ میں اپنا چہرہ کھول لوں اور پردہ اٹھادوں۔ کیونکہ ہم لوگ اپنے وطن سے دور ہوتے ہیں اور ہمیں کوئی نہیں پہچانتا۔ یہ اس لیے کہ میری والدہ اسے بیہودہ خیال کرتی ہے اور (میرے والد کو ابھارتی ہے کہ وہ مجھے چہرہ کھولنے پر مجبور کرے۔ کیونکہ جب میں چہرہ ڈھانپتی ہوں تو وہ یہ سمجھتے ہیں کہ میں نے ان کی طرف سے نظر پھیر لی ہے۔ (مولوة۔ ح۔ ع

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

آپ کے لیے اور نہ ہی کسی دوسری عورت کے لیے، کفار کے ملک میں سفر کے دوران پردہ اٹھانا جائز نہیں، جیسا کہ مسلمان ممالک میں بھی جائز نہیں۔ بلکہ اجنبی مردوں سے پردہ واجب ہے، خواہ وہ مسلمان ہوں یا کافر۔ بلکہ کافروں سے تو پردہ کا وجوب اشد تر ہے کیونکہ ان کا ایمان ہی نہیں، جو انہیں ان باتوں سے روکے، جو اللہ تعالیٰ نے حرام کی ہیں۔

اور آپ کے لیے اور نہ کسی دوسرے کے لیے والدین کی اور نہ ہی کسی دوسرے کی ایسے فعل میں اطاعت جائز ہے۔ جس کو اللہ اور اس کے رسول ﷺ نے حرام قرار دیا ہو اور اللہ سبحانہ اپنی کتاب میں سورہ احزاب میں فرماتے ہیں:

وَإِذَا سَأَلْتُمُوهُنَّ مَتَاعًا فَاسْأَلُوهُنَّ مِن وَرَاءِ حِجَابٍ ۚ ذَٰلِكُمْ أَطْهَرُ لِقُلُوبِكُمْ وَقُلُوبِهِنَّ   ٥٣ ... الأحزاب

''اور جب تمہیں ان (نبی کی بیویوں) سے کوئی چیز مانگنا ہو تو پردہ کے پیچھے رہ کر مانگو۔ یہی بات تمہارے ان کے دلوں کے لیے پاکیزہ ہے۔''

اس آیت کریمہ میں اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے یہ وضاحت فرمادی کہ عورتوں کا غیر محرم مردوں سے پردہ کرنا سب کے دلوں کے لیے پاکیزہ تر بات ہے۔

نیز اللہ تعالیٰ نے سورہ نور میں فرمایا:

وَقُل لِّلْمُؤْمِنَاتِ يَغْضُضْنَ مِنْ أَبْصَارِهِنَّ وَيَحْفَظْنَ فُرُوجَهُنَّ وَلَا يُبْدِينَ زِينَتَهُنَّ إِلَّا مَا ظَهَرَ مِنْهَا ۖ وَلْيَضْرِبْنَ بِخُمُرِهِنَّ عَلَىٰ جُيُوبِهِنَّ ۖ وَلَا يُبْدِينَ زِينَتَهُنَّ إِلَّا لِبُعُولَتِهِنَّ أَوْ آبَائِهِنَّ أَوْ آبَاءِ بُعُولَتِهِنَّ أَوْ أَبْنَائِهِنَّ أَوْ أَبْنَاءِ بُعُولَتِهِنَّ   ٣١ ... النور

''اور اے پیغمبر! آپ مومن عورتوں سے کہہ دیجئے کہ اپنی نظریں نیچی رکھیں اور اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کریں۔۔۔تا آنکہ فرمایا۔۔۔اور وہ اپنی زینت کو ظاہر نہ کریں مگر اپنے خاوندں سے یا اپنے باپوں سے یا اپنے خاوندوں کے باپوں سے۔''

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ دارالسلام

ج1

محدث فتویٰ